بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۱ رمضان ۱۳۹۸ھ ۔ ۱۷ ظہور ۱۳۵۷ ہش ۔ ۱۷ اگست ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۸۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۷ ۔ از ۲۴ تا ۲۷ جولائی ۱۹۷۸ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا سفر ناروے و اسلو میں ورودِ مسعود اور پُرتپاک خیر مقدم

امریکن گروپ سے تبادلہ خیالات، پریس کانفرنس کے ذریعہ اہلِ ناروے کو تبلیغِ اسلام، دعوتِ استقبالیہ، انفرادی ملاقاتیں

اخبارات میں حضور کی تشریف آوری کا ذکر

(مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے)

خاکسار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفرِ یورپ کے تیسرے مرحلے پر روانگی کے متعلق اپنی گذشتہ رپورٹ کے آخر میں مختصراً ذکر کیا تھا اور احبابِ جماعت سے اس دورہ کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ حضور تین ماہ سے مسلسل سفر میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحت و عافیت سے رکھے، ہر قدم پر تائید و نصرت فرمائے۔ حضور کا یہ سفر جو غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے کے لئے جاری ہے خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اسی میں کامیابی عطا فرمائے اور حضور مظفر و منصور واپس مرکزِ سلسلہ میں مراجعت فرما ہوں۔ آمین

لندن سے روانگی

یورپین ممالک کا یہ دَورہ جس کی ابتداء ہو رہی ہے کاروں پر اور کہیں کہیں FERRY پر ہوگا۔ اس سفر کی پہلی منزل ناروے کا دارالحکومت اوسلو ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا ۲۲ جولائی صبح ساڑھے دس بجے مشن ہاؤس لندن سے بذریعہ موٹر کار روانہ ہوئے۔ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب، سلیم ناصر باجوہ صاحب اور خاکسار راقم الحروف کے علاوہ لندن سے مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب اور مرزا لقمان احمد صاحب سلمہما اللہ تعالیٰ، مکرم خان بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن اور برادرم سعید احمد صاحب جسوال کو بھی قافلہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ مکرم امام صاحب کو حضرت صاحب کی کار ڈرائیو کرنے کی خصوصی سعادت حاصل ہوئی۔ قیامِ انگلستان کے دوران بھی حضور جہاں کہیں تشریف لے جاتے رہے حضور کی کار چلانے کی سعادت امام صاحب ہی کو ملتی رہی۔ برادرم جسوال صاحب کی اپنی کار ہے اور خود ہی ڈرائیور بھی۔ اس میں قافلے کے دیگر اراکین اور سامان ہے۔ تیسری کار میں مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب اور مرزا لقمان احمد صاحب ہیں۔ یہ تینوں کاریں اس سفر میں استعمال میں رہیں گی۔ روانگی سے قبل حضور نے احباب سمیت اجتماعی دعا کرائی اور پھر احبابِ جماعت سے جو حضور کی تودیع کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے مصافحہ کیا۔ اس موقع پر ایک احمدی نوجوان عارف باری صاحب سے جو ایران سے تشریف لائے ہوئے تھے حضور نے فرمایا ایران میں مہدی مسعود علیہ السلام کے متعلق کتابوں کی نمائش ہوتی ہے ایران کی جماعت کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے ایسی کتابیں اور حوالے اکٹھے کر کے مرکز کو بھجواتے رہا کریں۔

کمیونٹی سکول میں قیام اور دوپہر کا کھانا

حضور کو HARWICH (ہیرچ) کی بندرگاہ پر الوداع کہنے کے لئے مکرم صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب مع بیگم صاحبہ اور بچے، صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب، مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد، مکرم منیر الدین صاحب شمس، مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغِ انگلستان، مکرم خالد اختر صاحب، عزیزم وسیم احمد چوہدری، منیر احمد خان رفیق، ہاشمی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لندن، مکرم چوہدری فتح محمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور، مکرم چوہدری ادریس نصر اللہ صاحب، مکرم عبد المالک صاحب لاہور بھی چار کاروں میں سوار حضور کے ہمراہ تھے۔ راستے میں ڈیڑھ بجے بعد دوپہر حضور تھوڑی دیر کے لئے CHAMSFORD کمیونٹی سکول میں رکے۔ یہاں مکرم چوہدری رشید احمد صاحب اور چوہدری اعجاز احمد صاحب نے حضور کا استقبال کیا۔ مکرم ڈاکٹر (باقی صـ ۲ پر مسلسل)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ ظہور۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور تادیر آپ کے بابرکت وجود کو ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

مسجد مبارک ربوہ میں نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام قرآن پاک کا درس پروگرام کے مطابق جاری ہے۔ اس وقت تک مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی، مکرم مولوی سید احمد علی صاحب اور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب درس دے چکے ہیں۔ کل ۱۰ رمضان المبارک کو مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر نے سورۂ توبہ کا درس دیا۔ نماز فجر کے بعد مسجد مبارک میں احادیثِ نبویہ کا درس بھی پروگرام کے مطابق جاری ہے۔

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ زیمبیا کا تار کا ایڈریس حسبِ ذیل ہے:۔

"AHMADIYYA LUSAKA"

(وکالتِ تبشیر ربوہ)

---

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست
سیکرٹری صاحبان تحریکِ جدید کا فرض

جماعت کے ہر فرد کو ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست کی برکات میں شامل کرنے کے لئے سیکرٹری صاحبان تحریکِ جدید سے درخواست ہے کہ سب کو سو فیصد ادائیگی کی تحریک فرماتے رہیں اور بالآخر ۴ ستمبر ۱۹۷۸ء سے پہلے مرکز میں مقامی احباب و خواتین کی فہرست پہنچا دیں تا بروقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بذریعہ کیبل گرام دعا کی درخواست کی جا سکے۔ وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا۔ سیکرٹری صاحبان محض رضائے الٰہی کے حصول کے لئے بڑی تندہی اور مستعدی سے اپنے فرائض ادا کریں تا اسی قدر اس کے غیر معمولی فضلوں کے وارث بننے کی سعی بلیغ فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

قائدینِ کرام! چندہ سالانہ اجتماع زیادہ سے زیادہ وصول کر کے جلد بھجوائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولی شاہ صاحب سیکرٹری ضیافت نے حضور اور حضور کے ساتھ سفر کرنے والے جملہ احباب کو سکول کے لان میں دوپہر کا کھانا پیش کیا۔ اس سلسلہ میں عزیزم محمود میاں، ناصر سفیر، مبشر کلرا، ولید احمد اور وسیم احمد سلمہم اللہ نے کھانے کے انتظامات میں بڑی تندہی سے مکرم ڈاکٹر صاحب کا ہاتھ بٹایا۔ فجزاہم اللہ خیراً۔ یہاں ہاتھ اُٹھا کر دعا بھی کی گئی۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر مسٹر مارٹن حضور کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ حضور نے اُن کا شکریہ ادا کیا۔ مسٹر مارٹن نے حضور کو بتایا کہ اس سکول میں ایشیئن اور مسلمان بچے بھی آتے ہیں لیکن اس وقت کوئی نہیں۔ سکول کی بڑی خوبصورت اور وسیع عمارت ہے جس میں جملہ سہولتوں کے علاوہ بڑے خوش منظر لان اور کھیلوں کے میدان ہیں۔ احباب یہ سن کر حیران ہوں گے کہ اتنا وسیع انتظام صرف ۸۰ طلباء کے لئے کیا گیا ہے جو سوشل سروسز کے تحت یہاں تعلیم و تربیت پاتے ہیں۔ ان میں اکثریت Problem Children کی ہوتی ہے جن کی کفالت خود حکومت کرتی ہے۔ حکومت کے لئے اس مسئلہ کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔ اکثر وہی لڑکے ہوتے ہیں جو ماں باپ سے سنبھالے نہیں جاتے یا جن کے والدین زندہ نہیں ہوتے۔

سمندری جہاز کا سفر

یہاں سے روانہ ہو کر ٹھیک تین بجے حضور اپنے قافلے کے ہمراہ HARWICH پورٹ میں داخل ہوئے۔ لندن سے تشریف لانے والے احباب نے حضور کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ Ferry میں کار پارکنگ اور Cabins میں سامان وغیرہ Set کرنے سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ چار بجے جہاز جس کا نام Fred-olsen Jupiter تھا اور جو Bergen line پر چلتا ہے، ناروے کے دارالحکومت اوسلو کو روانہ ہوا۔ اوسلو ناروے کی سب سے بڑی بندرگاہ بھی ہے۔ جہاز نے ۵۰۰ میل کا سمندری سفر ۳۲ گھنٹوں میں طے کرنا تھا۔ گویا لندن سے روانگی کے بعد کم و بیش اڑتیس گھنٹوں کے بعد پہلی منزل پر پہنچنا تھا۔ چونکہ یہ شمالی سمندر ہے جس کے متعلق یہ مشہور ہے کہ یہ بالعموم متلاطم رہتا ہے بالخصوص جب جہاز گہرے پانی میں جاتا ہے تو ہچکولے کھانے سے متلی اور قے تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب اور خاکسار راقم الحروف کا یہ پہلا سمندری سفر تھا اس لئے قدرتی طور پر کچھ گھبراہٹ تھی لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان تھا کہ اس سارے سفر میں مطلع صاف، ہوا پُرسکون اور موسم نہایت خوشگوار رہا اور پھر اس بات کے باوجود بھی کہ اتنا لمبا اور تھکا دینے والا سفر تھا۔ کسی کی طبیعت

رہے اور قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہوتے رہے۔

امریکن گروپ سے تبادلہ خیال

جہاز اگلے روز یعنی ۲۵ جولائی ڈیڑھ بجے بعد دوپہر ۲۸۴ میل کا سمندری سفر طے کرنے کے بعد ناروے کی ایک چھوٹی بندرگاہ Kristian Sand پر رُکا اور یہاں ڈیڑھ گھنٹے تک لنگر انداز رہا۔ یہاں پر بہت سی سواریاں اُتر گئیں اور پہلے کی سی گہما گہمی نہ رہی۔ اس جہاز میں ۴۰ افراد پر مشتمل امریکن عورتوں اور مردوں کا ایک سٹڈی گروپ بھی سفر کر رہا تھا جس میں زیادہ تر طلباء اور اساتذہ تھے۔ وہ انگلستان کے ثقافتی مطالعہ کے بعد اب سکینڈے نیوین ممالک کا دَورہ کرنے والے تھے۔ حضور ایدہ اللہ کو ایک موقع پر جہاز کے عرشہ پر دیکھ کر حضور کی شخصیت سے بہت متاثر ہوئے انہوں نے محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد سلمہ اللہ تعالیٰ سے حضرت صاحب کے بارہ میں پوچھا اور حضور سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ حضور کی ملاقات سے پہلے مکرم خان بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مسیحیت اور جماعت احمدیہ میں نظامِ خلافت پر مختصر تعارفی تقریر کی۔ ازاں بعد حضور اسی لاؤنج میں تشریف لے گئے جہاں وہ سارے اکٹھے ہو کر حضور سے ملاقات کرنا چاہتے تھے۔ حضور نے قریباً نصف گھنٹے تک انگریزی میں تقریر کی اور مختلف سوالوں کے جواب بھی دیئے۔ اس دوران جہاز کا کپتان بھی تھوڑی دیر تک حضور کی تقریر سنتا رہا۔

خوشحال معاشرہ

چونکہ ان کے سوالات زیادہ تر سوشل لائف کے متعلق تھے اسلئے حضور نے ان سے دریافت فرمایا کیا تمہیں یہ خیال ہے کہ امریکہ کی سوشل لائف سے سکینڈے نیوین ممالک کی سوشل زندگی مختلف ہے؟ تو وہ اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔ اثنائے گفتگو حضور نے فرمایا انسانی معاشرہ کی ابتداء گھر سے ہوتی ہے جہاں ایک مکان میں میاں بیوی اور بچے زندگی گزارتے ہیں۔ ایک خوشحال اور پُرسکون معاشرہ کی علامت یہ ہے کہ گھریلو زندگی پُرامن، پُرسکون اور ہم آہنگ ہو لیکن مغربی اقوام نے خوشحال معاشرہ کا مطلب دولت جمع کرنا سمجھ لیا اور اس غرض کے حصول میں ہر گھر کا ہر فرد کمانے میں لگ گیا۔ دولت تو جمع کر لی لیکن اس دولت نے انسانی زندگی کو مختلف رُخ پر ڈال دیا جس سے گھریلو سکون، آرام، یگانگت اور ہم آہنگی نہ رہی۔ بعض ملکوں کی معاشرتی حالت اور آئے روز کی تجرباتی زندگی کی مثالیں دینے کے بعد حضور نے فرمایا قرآن کریم نے صرف معاشرتی زندگی کے متعلق ہی راہنمائی نہیں کی بلکہ زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق تعلیم دی ہے اور انسانی زندگی کا کوئی گوشہ تشنہ نہیں رہنے دیا۔ اسلام صلح اور آشتی کا مذہب ہے۔ اس نے سختی کو روا نہیں رکھا۔ یہ اپنے حسن و احسان سے لوگوں کو قائل کرتا اور ان کے دل جیتتا ہے۔

اختلافات اور تبادلہ خیالات

حضور نے فرمایا یہ ایک طبعی چیز ہے کہ انسان کو ایک دوسرے سے اختلاف ہو جاتا ہے۔ یہی حال نظریات و خیالات اور مذہبی عقائد کا ہے۔ اس میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے لیکن اسلام نے مذہبی اور نظریاتی اختلافات کو تبادلہ خیالات کے ذریعہ احسن رنگ میں حل کرنے کی تعلیم دی ہے چنانچہ پچھلے مہینے جماعت احمدیہ لندن کی طرف سے حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات پر عالمی کانفرنس بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی تھی جس میں مسلمان اور عیسائی دانشوروں نے ایک ایسے مسئلہ پر اظہار خیال کیا جو عیسائیوں اور مسلمانوں کے لئے یکساں اہمیت کا حامل ہے اور سنجیدگی سے غور کے لائق ہے۔ آپ نے فرمایا ہم پُرامن فضا میں عیسائی پادریوں اور رہنماؤں سے تبادلہ خیالات کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

اسلامی پردہ

ایک عورت نے سوال کیا مسلمانوں میں عورتوں سے پردہ کروانے کا رواج ہے کیا یہ عورتوں پر بےجا سختی اور ان کی آزادی میں روک کے مترادف نہیں؟ حضور نے عورتوں کے پردہ کے متعلق اسلامی تعلیم اور اس کی حکمت بیان کرنے کے بعد بتایا کہ اسلامی معاشرہ میں عورتوں میں پردہ کرنے کا رواج اگرچہ مختلف ہے لیکن جو بھی طریق رائج ہے وہ عورتوں کی ترقی میں رُکاوٹ نہیں اور نہ یہ عورتوں پر بار ہے بلکہ وہ اسے خوشی سے اپناتی ہیں اور برعایت پردہ زندگی کے ہر شعبہ میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں کوشاں رہتی ہیں۔ جہاں تک مردوں اور عورتوں میں مساوات کا تعلق ہے یہ اسلام ہی ہے جس نے آج سے چودہ سو سال پہلے یہ اعلان کیا تھا کہ دینی اور روحانی ترقی کے اعتبار سے مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں۔ گویا قربِ الٰہی کے دروازے مرد اور عورت پر یکساں طور پر کھلے ہیں۔ اسلامی پردہ نسوانیت کی حفاظت اور تقدس کا ذریعہ ہے جبکہ اس کے برعکس مغربی معاشرہ نے عورت کو ایسے مقام پر لا کھڑا کیا ہے جہاں عورت ایک ارزاں جنس سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں رہ گئی۔

حضور کی اس گفتگو کو بڑی دلچسپی سے سنا گیا اور سب نے بڑا اچھا اثر لیا۔ چنانچہ ایک معمر اور دانشور امریکن نے بعد میں حضور کے متعلق کہا "کیسی حیران کن شخصیت کے مالک ہیں یہ!"

اوسلو میں ورود مسعود

گیارہ بجے شب جہاز اوسلو کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہوا۔ حضور مع قافلہ کاروں میں سوار ہو کر جہاز سے اُترے۔ مکرم کمال یوسف صاحب امام ناصر مسجد گوٹن برگ کی قیادت میں برادرم مکرم نعیم اللہ صاحب زاہد مبلغ گوٹن برگ، نور احمد صاحب بولستاد صدر جماعت احمدیہ ناروے، تنویر احمد ناصر قائد خدام الاحمدیہ، مقصود احمد ورک سیکرٹری مال، مبارک احمد راجپوت، ناصر احمد قریشی، رشید احمد سوندی، رشید احمد چوہدری اور مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب نے حضور کا خیر مقدم کیا۔ حضور کی کار پر لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ بندرگاہ سے حضور سیدھے Scandinavia ہوٹل تشریف لے گئے جہاں چوہدری غلام سرور صاحب اور کئی دوسرے احباب نے ہوٹل کے Reception Hall میں حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے سب دوستوں سے مصافحہ کیا۔ سبھی احباب اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ کو ایک بار پھر اپنے اندر موجود پا کر خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے۔ شمع خلافت کے گرد پروانوں کا یہ ہجوم خاصی دیر تک ہوٹل میں آنے جانے والوں کے لئے حیرت و استعجاب کا باعث بنا رہا۔ حضور ایک بار پہلے بھی اس ہوٹل میں ٹھہر چکے ہیں۔ یہ ۱۹۷۵ء کی بات ہے جب حضور نے مسجد گوٹن برگ کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد ناروے کا دورہ کیا تھا۔

پریس کانفرنس

۲۶ جولائی سوا بارہ بجے ہوٹل کے پریس روم میں حضور نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور پریس کے نمائندوں کے سوالوں کے جواب اور ریڈیو کے لئے انٹرویو ریکارڈ کروایا۔ اس کانفرنس میں نیوز ایجنسی کے نمائندہ اور مذہبی حصہ کے پروگرام کی ریڈیو نمائندہ نے شرکت کی۔ یہ کانفرنس قریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی۔

اہل ناروے کو اسلام کا پیغام

پریس کانفرنس میں پہلا سوال یہ تھا کہ ناروے میں حضور کے تشریف لانے کی غرض کیا ہے؟ اس پر حضور نے فرمایا کہ میرے یہاں آنے کی ایک غرض تو یہ ہے کہ میں اہل ناروے سے ملنا چاہتا ہوں اور اُن تک اسلام کا پیغام پہنچانا چاہتا ہوں۔ جب ہم ناروے کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ نارویجین قوم نے عیسائیت قبول کرنے میں بہت دیر کی۔ عیسائیت نے گیارھویں صدی میں ناروے میں اُس وقت اثر و نفوذ کیا جبکہ اسلام کو طلوع کئے چار سو سال گزر چکے تھے۔ اس لحاظ سے جب عیسائیت کی ہی نوع انسان کو ضرورت نہ تھی تب آپ نے اس کو قبول کیا۔ گویا عیسائیت قبول کرنے میں آپ نے بڑی دیر کی لیکن اب بھی اگرچہ اس غلطی کو دُہرانے کا کوئی امکان نہیں کیونکہ اسلام قیامت تک کے لئے ہے لیکن آپ کو وہی غلطی کرتے ہوئے اسلام قبول کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔

اسلام عالمگیر مذہب ہے

حضرت صاحب نے تفصیل سے بتایا کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ یہ اپنے حسن تعلیم سے لوگوں کو گرویدہ بناتا اور دلوں کو متاثر کرتا ہے۔ اس کے برعکس عیسائیت تو صرف بنی اسرائیل کے لئے تھی جن کی غالب اکثریت اسلام میں داخل ہو چکی ہے۔ آپ نے عقلی اور تاریخی حقائق کی روشنی میں بتایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے مخلصی حاصل کرنے کے بعد ۹ سال تک اسرائیل کے گم شدہ قبائل کو ڈھونڈنے اور ان کو موسوی شریعت پر قائم کرنے اور پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر اسلام کو قبول کرنے کے لئے تیار کرتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک قبولیتِ دُعا کا مہینہ ہے

مکرم رفیق احمد صاحب سعید مربی سلسلہ مقیم کوہاٹ

رمضان کا لفظ "رمض" سے نکلا ہے جس کے معنی تپش اور سوزش کے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے اور روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ روحانی رمضان سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمضان اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوتے ہیں۔"

رمضان المبارک قبولیتِ دعا کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے روزوں کی غرض و غایت کے ساتھ ہی دعا کا ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ"

(البقرہ: ۱۸۷)

اور (اے رسول!) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں (تو جواب دے کہ) میں (ان کے) پاس (ہی) ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اے میرے رسول! جب میرے بندے میرے متعلق تجھ سے سوال کریں اور پوچھیں کہ ہمارا خدا کہاں ہے؟ جیسے عاشق پوچھتا پھرتا ہے کہ میرا محبوب کہاں ہے تو تو انہیں کہہ دے کہ تم گھبراؤ نہیں۔ میں تو تمہارے بالکل قریب ہوں۔ یہاں عبادی سے مراد عاشقانِ الٰہی ہی ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس طرح عاشق ہر جگہ دوڑا پھرتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا معشوق کہاں ہے؟ اسی طرح جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تُو انہیں کہہ دے کہ گھبراؤ نہیں۔ میں تمہارے قریب ہی ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے عشاق کے دل کو توڑنا نہیں چاہتا۔ پھر فرماتا ہے میرے قریب ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ جب کوئی شخص کامل تڑپ اور سوز و گداز کے ساتھ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا کو قبول کر لیتا ہوں اور یہ ثبوت ہوتا ہے اس بات کا کہ میں قریب ہوں اگر میں بعید ہوتا تو میں اس کی جگہ سجدے کی آہستہ آواز کو بھی کیسے سن سکتا اور اگر میں بعید ہوتا تو اس کی گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر ہاتھ اٹھا کر یا قیام کی صورت میں آہستہ آواز والی دعا کیسے سن لیتا۔ میرا اس دعا کو سن لینا بتاتا ہے کہ میں اس کے قریب ہوں۔ دوسری جگہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنی پاس ہونا تو الگ رہا جو انسان کی رگِ جان ہے ہم اس سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ پاس ہی نہیں بلکہ انسان کے اندر بیٹھا ہوا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ پاس بیٹھنے والا صرف آواز سنتا ہے جو منہ سے کہی جائے اور جو اندر بیٹھا ہو وہ وہ بات سنتا ہے جو دل سے کہی جائے گویا خدا تعالیٰ نے لفظ قریب کی دوسری جگہ تشریح کر دی کہ قریب کا مفہوم یہ ہے کہ حبل الورید یعنی رگِ جان سے بھی میں زیادہ قریب ہوں اور میں ہر پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں خواہ وہ زبان سے کہے یا اس کے دل میں کوئی خواہش پیدا ہو کیونکہ میرا اس سے تعلق ایسا قریب ہے کہ میں اس کے دل میں بیٹھا ہوا ہوں۔"

(تفسیر سورۃ بقرہ)

رمضان المبارک قبولیتِ دعا کا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں روزہ دار بھوک اور پیاس کی تکلیف کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے برداشت کرتا ہے اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کی عبادات بجا لاتا ہے اور اپنی نیند تک کی پرواہ نہیں کرتا اور اپنا زیادہ وقت ذکرِ الٰہی۔ تلاوت قرآن پاک اور نوافل میں گزارتا ہے۔ اس ماہ میں روزہ دار کو درد الحاح عجز و انکسار کے ساتھ دعائیں کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اپنے گناہوں کی بخشش و مغفرت مانگتا ہے اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دیدار کی اس میں تڑپ پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ اس ماہ میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں اور انسان خدا تعالیٰ کو دیکھ سکتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویرِ قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۶)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

"اِنَّ فِیْ رَمَضَانَ یُنَادِیْ مُنَادٍ بَعْدَ الثُّلُثِ الْاَوَّلِ اَوْ ثُلُثِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ اَلَا سَائِلٌ یُسْئَلُ فَیُعْطٰی اَوْ مُسْتَغْفِرٌ یَسْتَغْفِرُ فَیُغْفَرُ لَہٗ اَلَا تَائِبٌ یَتُوْبُ فَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَیْہِ"

رمضان کی ہر رات کے آخر میں ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ کیا کوئی سوالی ہے کہ اُسے دیا جائے کیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ اس کے گناہ معاف کئے جائیں اور کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ہمارے پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ سرورِ کونین فخرِ موجوداتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْھَا بَابٌ وَیُنَادِیْ مُنَادٍ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰہِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِکَ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ"

(ترمذی و ابن ماجہ)

(ماہ رمضان میں) جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جنت کا کوئی دروازہ بند نہیں رکھا جاتا اور اعلان کرنے والا یہ اعلان کرتا ہے۔ اے نیکی کے طالب نیکی کی طرف متوجہ ہو (یعنی نیکیوں میں آگے بڑھو) اور اے برائی کا ارادہ رکھنے والے برائی سے باز رہ اور اللہ تعالیٰ (اس مبارک مہینہ میں) بہت سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور ایسا ہر رات کو ہوتا ہے (یعنی منادی کرنے والا روزانہ رات کو یہ اعلان کرتا ہے)

ماہ رمضان میں دعاؤں کی قبولیت کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے برائیوں اور گناہوں کے محرکات کو دبا دیتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں خوف اور رعب ڈال دیتا ہے اور نیکی کے محرکات کی ترغیب دیتا ہے۔ ہمارے پیارے رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

"اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَھَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ"

(بخاری)

جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ایک دوسری روایت میں اسی راوی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس روزہ داروں کو چاہیئے کہ وہ صحیح رنگ میں اس مبارک مہینے کی برکات و فیوض سے بھی مستفیض ہوں اور دعاؤں میں لگے رہیں۔ دعا کیا ہے؟ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ حضرت احدیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کی ظل وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھلائی ہے اور روح کا کھڑا ہونا یہ ہے کہ وہ خدا کے لئے ہر ایک مصیبت کی برداشت اور حکم ماننے کے بارے میں مستعدی ظاہر کرتی ہے اور اس کا رکوع یعنی جھکنا یہ ہے کہ وہ تمام محبتوں اور تعلقوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف جھک آتی ہے اور خدا کے لئے ہو جاتی ہے اور اس کا سجدہ یہ ہے کہ وہ خدا کے آستانہ پر گر کر اپنے تئیں بکلی کھو دیتی ہے اور اپنے نقش وجود کو مٹا دیتی ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۸)

ماہ رمضان میں قبولیت دعا کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس ماہ میں ایک رات آتی ہے جس میں ایک ایسی ساعت آتی ہے کہ اس وقت ہر مانگنے والے کی مرادیں پوری کی جاتی ہیں ہر حاجت مند کی حاجت روائی کی جاتی ہے ہر دعا مانگنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

"فیہ لیلۃ خیر من الف شہر من حرم خیرھا فقد حرم"

(نسائی)

اس مہینہ میں خدا کی ایک خاص رات ہے جو ہزاروں مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اس کی بھلائی سے محروم رہا گویا وہ بھلائی سے محروم رہا۔

قرآن پاک میں اس رات کی فضیلت کا یوں ذکر فرمایا ہے:-

"لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ۔ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ۔ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ"

(سورۃ القدر)

یہ رات بڑی عظیم الشان تقدیر والی رات ہے یہ ہزاروں مہینوں سے بہتر ہے اس میں ہر قسم کے فرشتے اور روح (کلام الٰہی لانے والے فرشتے) نازل ہوتے ہیں یہ فرشتے اپنے رب کے حکم سے تمام دینی و دنیاوی امور کی خرابی کو درست کرنے کے لئے اترتے ہیں۔ وہ کلام الٰہی کا جذبہ سلامتی کے لئے لوگوں کی طرف خدا تعالیٰ کا حکم لاتے ہیں۔ پھر ان فرشتوں کے اترنے کے بعد سلامتی ہی سلامتی ہوتی ہے۔ اور یہ حال صبح کے طلوع ہونے تک رہتا ہے۔

روزہ داروں کی دعاؤں کے قبول ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ روزہ کی عبادت اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

"کل عمل ابن آدم لہ الا الصیام فانہ لی وانا اجزی بہ"

انسان کے تمام کام اس کے لئے ہیں سوائے روزہ کے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔

پس روزہ داروں کو زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنی چاہئیں۔ پھر معلوم نہیں یہ موقعہ ملے یا نہ ملے۔ زندگی وفا کرے یا نہ کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"تم اس مسافر خانہ میں محض چند روز کے لئے ہو۔ اپنے اصل گھر کو یاد کرو۔ تم دیکھتے ہو کہ ہر ایک سال کوئی نہ کوئی دوست تم سے رخصت ہو جاتا ہے ایسا ہی تم بھی کسی سال اپنے دوستوں کو داغ جدائی دے جاؤ گے۔"

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۳)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اس کے تمام ہم و غم والدین اٹھاتے ہیں جب انسان خود ان امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔"

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اول صفحہ ۸۲)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اے پروردگار عالم تیری توفیق سے ہم رمضان المبارک کی برکات سے مستفیض ہو سکتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ عبادات کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے اور ہم پر رحمت اور نیکی کے دروازے کھول دے۔ ہمارا پہلا گناہ بخش دے اور ہمیں اپنا قرب عطا فرما۔ ہم تیری رضا اور خوشنودی کا مظہر بن کر حاصل کرنے کے لئے صرف تیری خاطر روزے رکھتے ہیں تو ہماری ان عبادتوں کو قبول فرما!

(آمین)

آہ بابو فتح محمد صاحب شرما

مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

مکرم بابو فتح محمد صاحب شرما کراچی ۲۰ جولائی کو سوا دو بجے بعد دوپہر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم کو ۲۶ فروری ۷۸ء کو بائیں جانب فالج کا حملہ ہوا۔ علاج کے بعد خاصا افاقہ ہو گیا۔ ٹانگ وغیرہ بآسانی ہلا لیتے۔ حوصلہ اتنا بلند تھا کہ کہتے میں جلد صحت یاب ہو جاؤں گا۔ دمہ کی مرحوم کو پہلے ہی شکایت تھی۔ ۲۲ جون ۷۸ء کو دمہ کا دورہ پڑا ہفتہ بھر نوید ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ ۱۱ جولائی ۷۸ء کو دل کا دورہ پڑا۔ ۱۲ جولائی کو سول ہسپتال میں ماہر امراض قلب ڈاکٹر شریف صاحب نے معائنہ کیا مگر اجل مقدر آ چکی تھی۔ ۲۰ جولائی کو آپ نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۵ سال کے قریب تھی۔

۲۰ جولائی کو ہی بعد نماز مغرب احمدیہ ہال میں مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی جماعت کے کثیر احباب شریک ہوئے۔ ۲۲ جولائی کو ساڑھے آٹھ بجے شب جنازہ بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ پہنچا۔ دوسرے دن نماز فجر کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے ہی دعا کرائی۔

شرما صاحب مرحوم ان معدودے چند اہل علم بزرگوں میں سے تھے جنہیں ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کا بے حد شوق تھا۔ ہندوؤں کو تلاش کرتے اور پیغام اسلام پہنچاتے۔ ہندو علماء سے بڑے اعتماد کے ساتھ مناظرانہ گفتگو کرتے رہتے۔ آپ کا مطالعہ بڑا وسیع تھا اس لئے تحقیقی اور الزامی جوابات سے مدمقابل کو لاجواب کر دیتے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں ہندو مذہب خصوصاً آریہ سماج سے متعلق بڑا قیمتی لٹریچر جمع کیا۔ ویدوں کے کئی ایڈیشن ستیارتھ پرکاش اور سنسکار ودھی کے نادر اور نایاب نسخے ان کے پاس تھے مگر افسوس کہ ان کا یہ سرمایہ حیات ۱۹۴۷ء کے فسادات میں ضائع ہو گیا جس کا انہیں عمر بھر صدمہ رہا۔

قادیان میں ان کے مضامین "فاروق" اور "الفضل" میں شائع ہوتے رہے اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ اپنے خرچ پر چھپوا کر تقسیم کیا کرتے۔ کراچی میں قیام کے دوران بھی پاکستان پہنچنے کے بعد ہندو سیاست نے پاکستان کے خلاف جو پراپیگنڈا شروع کیا اور بھارت میں رہنے والے مسلمانوں پر جو ہندوؤں نے ظلم ڈھائے اس بارہ میں مسلمانوں کو ہوشیار کرنے کے لئے اپنے خیالات ٹریکٹوں اور چھوٹی چھوٹی کتابوں کی صورت میں چھپوا کر مفت تقسیم کئے۔

ان کے مطالعہ اور تحریر کے شوق کا یہ عالم تھا کہ اپنی آخری بیماری کے دوران جبکہ ایک ہاتھ مفلوج ہو چکا تھا دوسرے ہاتھ میں بھی قلم بمشکل تھام سکتے تھے، کتابیں پڑھتے اور نوٹ لکھتے۔

مرحوم نے دینی اور دنیاوی لحاظ سے کامیاب زندگی پائی۔ ہر مجلس میں دینی مسائل پر گفتگو رہتی۔ موضوع گفتگو عام طور پر ہندو مذہب اور ہندو سیاست ہوتا۔

(باقی صفحہ ۵ پر)

★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا سفر ناروے (بقیہ صہ ۲)

کوشاں رہے۔ چنانچہ تاریخ بتاتی ہے کہ وہ اس مشن میں کامیاب ہوئے۔ ضمناً آپ چرچ کی متحدہ کونسل کی طرف سے تبادلہ خیال کی دعوت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہم نے جب اس دعوت کو قبول کر لیا تو چرچ کے بعض فرقوں کا ردعمل یہ ظاہر ہوا کہ چونکہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان اختلافات ہیں اسلئے تبادلہ خیال ضروری نہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر عیسائیت کے ساتھ ہمارے اختلافات نہ ہوتے تو تبادلہ خیالات کی ضرورت ہی نہ تھی۔

مسجد کا دروازہ ہر موحد پر کھلا ہے

حضور نے فرمایا میرے یہاں آنے کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ ناروے میں ہمارے احمدی دوست ہیں جن میں غالب اکثریت پاکستانی احمدیوں کی ہے وہ آپ کے ملک میں رہ رہے ہیں میں ان سے ملنا چاہتا ہوں اور یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ آپ کے ملک میں کیسے رہ رہے ہیں۔ آیا آپ کو ان کے متعلق کوئی شکایت تو نہیں۔ تاہم مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ ہمارے اکثر دوست اسلامی طریق کے مطابق بڑی شائستگی سے زندگی گزار رہے ہیں۔ ضمناً احمدیوں کی یہاں مسجد اور مشن ہاؤس کے متعلق بھی ذکر ہوا تو ایک نمائندہ نے یہ سوال بھی کیا کہ کیا آپ اپنی مسجد میں لوگوں کو عبادت کرنے کی اجازت دیتے ہیں؟ اس پر حضور نے فرمایا۔ کیوں نہیں، البتہ نیت خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کرنے کی ہونی چاہیئے۔ فرمایا قرآن کریم یہ تعلیم دیتا ہے کہ مسجد اللہ کی ملکیت ہے اور اسکے دروازے سب موحدین پر کھلے ہیں۔ سکنڈے نیویا میں گوٹن برگ، اور کوپن ہاگن میں ہماری مسجدیں موجود ہیں۔ اوسلو میں مسجد کے لئے جگہ حاصل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ان کے علاوہ نیویارک، فرینکفورٹ اور دی ہیگ (ہالینڈ) میں بھی ہماری مسجدیں ہیں جہاں عیسائی حضرات تشریف لاتے ہیں۔ ان کے علاوہ ہمارے دوسرے مسلمان بھائی بھی ہزاروں کی تعداد میں نمازیں پڑھنے بالخصوص عیدین کی نمازیں ادا کرنے کے لئے بصد شوق تشریف لاتے ہیں وہ نہ صرف نمازوں میں شامل ہوتے ہیں بلکہ دعوتوں میں بھی بخوشی شریک ہوتے ہیں اور انتظامات میں ہمارے دستوں کا ہاتھ بھی بٹاتے ہیں۔

پریس کانفرنس کے اختتام پر نمائندوں کو اسلام کا لٹریچر پیش کیا گیا جسے انہوں نے بڑی خوشی اور شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

اوسلو کے میئر سے ملاقات

اسی روز ڈھائی بجے بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ اوسلو کے میئر Mr Albert Nordingen سے ملاقات کے لئے اس کے دفتر میں تشریف لے گئے۔ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم امام رفیق صاحب، مکرم امام کمال یوسف صاحب اور مکرم نور احمد صاحب بولستاد بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ میئر صاحب نے حضور کا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا۔ حضور نے اپنی غیر رسمی ملاقات میں جماعت احمدیہ بالخصوص جماعت احمدیہ ناروے کا تعارف کروایا۔ مکرم بولستاد صاحب نے حضور کی معاونت کی۔ یہ مختصر ملاقات بھی جو بڑے دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ حضور نے میئر صاحب کو قرآن کریم (ڈینش ترجمہ)، لائف آف محمدؐ (ڈینش) اور جماعت احمدیہ ناروے کے تعارف پر مشتمل لٹریچر پیش کیا جسے انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا اور اپنی طرف سے حضور کو اوسلو (ناروے) کے متعلق ایک مصور تاریخی کتاب پیش کی۔

پریس کانفرنس کے انعقاد اور میئر صاحب سے حضور کی ملاقات کے سلسلہ میں برادرم مکرم مبارک احمد صاحب راجپوت نے مکرم امام کمال یوسف صاحب کی قابلِ قدر معاونت کی۔ جزاہ اللہ خیراً۔

دعوتِ استقبالیہ

اسی دن چار بجے شام جماعت احمدیہ ناروے کی طرف سے اوسلو کی پبلک لائبریری (Diechman Biblistek) کے لیکچر ہال میں حضور کے اعزاز میں دعوتِ استقبالیہ دی گئی۔ اس دعوت میں جماعت احمدیہ اوسلو کے مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاصی تعداد نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں بعض عیسائی حضرات اور ہمارے بعض مسلمان بھائی بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

اس موقع پر عزیزم احتشام احمد مقصود نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ برادرم ناصر احمد صاحب قریشی نے درثمین سے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم نور احمد صاحب بولستاد نے حضور کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ بولستاد صاحب نے اپنی اور جماعت احمدیہ ناروے کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ حضور کی تشریف آوری پر اظہارِ مسرت کرتے ہوئے اس امید کا بھی اظہار کیا کہ حضور کی دعاؤں کی برکت اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ناروے انشاء اللہ جلد مسجد کے لئے زمین حاصل کر کے حضور کی خدمت میں اس کا سنگ بنیاد رکھنے یا اس کے افتتاح کی درخواست کرنے کے قابل ہو جائے گی۔ مکرم بولستاد صاحب جماعت احمدیہ ناروے کے صدر ہیں۔ ۱۶ سال کی عمر میں جب کہ ابھی سکول میں طالب علم تھے اسلام قبول کر کے احمدیت میں داخل ہوئے تھے اور ۲۰ سال سے بڑے اخلاص سے ناروے میں اشاعت اسلام کی مہم میں سرگرم عمل ہیں۔ اس کے بعد حضور نے احباب سمیت چائے پی۔ اس دوران حضور احباب جماعت سے بڑی بے تکلفی کے ساتھ باتیں کرتے رہے اور ان سے ناروے میں قیام کے بارہ میں حالات سن کر انہیں قیمتی مشوروں سے نوازتے رہے۔ اس جگہ عورتوں کے لئے الگ طور پر دعوت کا انتظام تھا جہاں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے رونق افروز ہو کر عورتوں سے ملاقات کی اور بچیوں سے پیار کیا۔

رات کے کھانے کی دعوت

جماعت احمدیہ ناروے کے دو سرگرم کارکن برادرم مکرم مقصود احمد صاحب ورک اور مبارک احمد صاحب راجپوت نے حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر رات کے کھانے کی دعوت دی جسے حضور نے ازراہِ شفقت قبولیت کا شرف بخشا۔ حضور ایدہ اللہ بمع بیگم صاحبہ مدظلہا اور دیگر رفقائے سفر رات کے آٹھ بجے مبارک احمد صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے۔ ان کا مکان اوسلو سے ۵۰ کلو میٹر کے فاصلہ پر تھورن اوس کے مقام پر واقع ہے۔ اس دعوت میں جماعت احمدیہ اوسلو کے بعض احباب کے علاوہ چند غیر مسلم حضرات بھی مدعو تھے۔ ان میں ایک سکول انسپکٹر Mr. Johannes - Bardla جوہانس بورڈی اور ان کی بیگم صاحبہ، اور احمد صاحب بولستاد کے چھوٹے بھائی پروٹسٹنٹ عیسائی اور یوتھ لیڈر قابلِ ذکر ہیں۔ حضور ان سے کھانے کی میز پر اور بعد میں دیر تک مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے۔

توازن کا اصول اسلام نے بتایا ہے

اثنائے گفتگو حضور نے فرمایا سائنس کی ترقی کے اس دور میں متوازن غذا کے بارہ میں بہت کچھ کہا اور لکھا جا رہا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ سائنس کا کرشمہ نہیں۔ یہ تو اسلامی تعلیم میں پہلے سے موجود ہے۔ قرآن کریم نے وَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ کہہ کر ہر چیز میں توازن کے اصول کو بیان کیا ہے۔ ضمناً dieting کا بھی ذکر ہوا تو حضور نے فرمایا جہاں تک کھانے پینے کا تعلق ہے بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کھانا اس وقت کھاؤ جب تمہیں بھوک لگی ہوئی ہو۔ اور پیٹ بھر کر نہ کھاؤ بلکہ تھوڑی بھوک رکھ کر کھانے سے ہاتھ کھینچ لو۔ یہ ایک بہترین اصول ہے جس سے انسانی صحت برقرار رکھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

انفرادی ملاقاتیں

۲۷ جولائی کو حضور نے صبح دس بجے سے ایک بجے بعد دوپہر تک احباب جماعت جن میں اکثریت ایسی تھی جن کے ساتھ ان کے بیوی بچے بھی تھے انفرادی ملاقات کا موقع دیا اور ان کے حالات سن کر انہیں قیمتی مشوروں اور مشفقانہ دعاؤں سے نوازا۔

دوپہر کا کھانا اوسلو سے قریباً ایک سو کلومیٹر دور Frederick Stad کے مقام پر City Hotel میں کھایا۔ اس جگہ جاتے ہوئے راستے میں حضور نے ایک لینڈ لارڈ کی زمین بھی دیکھی جسے وہ فروخت کرنا چاہتا ہے۔ اس کے متعلق حضور کا فوری تاثر یہ تھا کہ یہ جگہ گو بڑی خوبصورت اور بہت پرسکون ہے لیکن ہے جنگل میں۔ بہرحال حضور نے اس جگہ کے Site Plan کے مطابق اس کا پورا جائزہ لیا۔ برادرم مکرم مبشر احمد صاحب جو نارویجین زبان بول لیتے ہیں اور یہاں ایکسرے فوٹوگرافر ہیں انہوں نے ترجمان کے فرائض انجام دیئے۔ یہاں کے دوستوں کی بھی یہ زبردست خواہش ہے کہ خدا تعالیٰ فضل فرمائے اور جلد سے جلد کوئی جگہ مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے مل جائے تاکہ مرکز قائم ہو جانے سے جماعت احمدیہ ناروے کی بڑھتی ہوئی تعداد کی پورے طور پر تربیت کی جاسکے۔

(مسلسل صہ ... پر ملاحظہ ہو)

فتح محمد شرما مرحوم (بقیہ صہ ...)

طبیعت میں مزاح تھا۔ دوستوں سے بے تکلف تھے۔ بڑے مہمان نواز اور ہنس مکھ تھے۔

مرحوم نے اپنی بیمار بیوی کے علاوہ چار بیٹے اور چار بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ سب بچے شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت مرحوم کی بلندیٔ درجات کیلئے اور ان کی بیمار اہلیہ کی صحت کیلئے دعا کریں نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکی اولاد کو اپنے والد مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

اللّٰھم اغفرلہ وارحمہ وارفع درجاتہ فی جنات النعیم۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اوسلو کے پریس میں ذکر

یہ امر ہم سب کے لئے خوشی کا موجب ہے کہ کل یہاں حضور کی پریس کانفرنس اور اوسلو کے میئر سے ملاقات کا ذکر آج ۲۷ جولائی کے چار اخبارات میں حضور اور میئر کی تصویر کے ساتھ نمایاں طور پر کیا گیا ہے ان میں سے ARBEIDER BLADET نے اس جلی عنوان کے ساتھ خبر شائع کی: اہل ناروے عیسائیت کو چھوڑ کر اسلام قبول کرنے میں دیر نہیں کریں گے۔ خلیفۃ المسیح الثالث کا اعلان۔ اس اخبار نے حضور کی تصویر دے کر لکھا: حضرت خلیفۃ المسیح نے جو دنیا کے ایک کروڑ احمدیوں کے امام ہیں اوسلو میں اعلان کیا ہے کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اس کا پیغام ساری دنیا کے لئے امن اور آشتی کا پیغام ہے۔

اخبار نے لکھا حضرت خلیفۃ المسیح نے مسکراتے ہوئے فرمایا [illegible] قوم جلد یا بدیر عیسائیت کو خیرباد کہہ کر اسلام [illegible] جماعت احمدیہ کو [illegible] حاصل ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ عیسائی پادریوں اور رہنماؤں کے ساتھ پُرامن طریق پر تبادلہ خیال کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

اخبار نے لندن کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ احمدی مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں اور تاریخ اور انجیل سے اس کا ثبوت پیش کرتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے نجات پا کر ۹۰ سال تک پیدل ایران، افغانستان اور کشمیر کا سفر کرتے رہے جہاں اسرائیل کے دس قبائل پھیلے ہوئے تھے۔ ان علاقوں میں حضرت مسیح علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے قبائل کو موسوی شریعت پر قائم کرنے اور پھر اسلام کو قبول کر لینے کے لئے تیار کرنے میں بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا تھا۔

اخبار مذکور نے یہ بھی لکھا ہے کہ امام جماعت احمدیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا پیارا نبی تو سمجھتے ہیں لیکن خدا کا بیٹا نہیں مانتے اور یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ ایک عورت کے بطن سے پیدا ہونے والا بھلا خدا کیسے بن سکتا ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اسلام کا ایک عظیم مستقبل ہے جو دوسروں کو گرویدہ بنا لیتا ہے لیکن عیسائیت اپنی دلکشی کھو چکی ہے کیونکہ اس کا زور ختم ہو چکا ہے۔

MORGEN نامی اخبار [illegible] BLADET نے اس عنوان سے خبر چھاپی کیا ناروے عیسائیت کو چھوڑ دے گا۔ تیسرے اخبار نے یہ عنوان باندھا: ناروے کے لوگ مسلمانوں کی تبلیغ سے عیسائیت کو چھوڑ دیں گے۔ ان دونوں اخبارات نے مذکورہ بالا اخبار کی طرح ہی حضور کی تصویر کے ساتھ ویسے ہی خبر شائع کی جس کا خلاصہ میں نے اوپر پیش کیا ہے لیکن چوتھے اخبار "NATIONEN" نے انسان اور مذہب کے عنوان سے حضور کی پریس کانفرنس کا مختصر مگر بڑے موثر الفاظ میں ذکر کیا۔

اب کل صبح سویرے انشاء اللہ حضور کی سویڈن کو روانگی ہے دوست دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کا یہ دورہ ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور کامیابیوں اور کامرانیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

اعلانات نکاح

(۱) میرے بھانجے عزیزم ملک محمد سلیم صاحب (مقیم جرمنی) ابن ملک علی محمد صاحب کا نکاح ہمراہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت صوبیدار ملک محمد بخش صاحب موضع گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر ۴ اگست ۱۹۷۸ء بروز جمعۃ المبارک محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے مسجد اقصیٰ ربوہ میں پڑھا۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور موجب ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

(ملک محمد بشیر احمد موضع گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا)

(۲) مکرم عبد السلام طاہر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے ۹ جولائی ۱۹۷۸ء کو عزیزم شکیل احمد فاروقی انجنیئر آف کینیڈا کا نکاح مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر عزیزہ آنسہ بٹ بنت مکرم رحمت اللہ بٹ صاحب کے ساتھ بعد نماز مغرب بومکان مکرم رحمت اللہ بٹ صاحب کراچی میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بہتر اور برکت کا موجب بنائے۔

(شیخ حفیظ الرحمن فاروقی ناظم آباد۔ کراچی)

(۳) مورخہ ۳۰ جون ۱۹۷۸ء بعد نماز جمعہ بمقام چک 184/7-R ضلع بہاولنگر خاکسار نذیر احمد خادم نے مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان کیا۔

۱۔ عزیزم محمد اقبال صاحب ابن چوہدری خان محمد صاحب سیال ساکن چک 184/7-R کا نکاح مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر عزیزہ مبشرہ بنت چوہدری محمد شریف صاحب بدہیشہ کے ساتھ طے پایا۔

۲۔ عزیزم منیر احمد صاحب ابن چوہدری خان محمد صاحب بدہیشہ ساکن چک 184/7-R کا نکاح مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر عزیزہ اقبال بی بی بنت چوہدری محمد شریف صاحب بدہیشہ کے ساتھ طے پایا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو رشتوں کو متعلقہ خاندانوں کے لئے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین (خاکسار نذیر احمد خادم چک 184/7-R ڈاک خانہ کچی والا ضلع بہاولنگر)

فطرانہ اور عید فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے۔ احباب ان ایام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادات اور صدقہ وخیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ وخیرات کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قرب اور حصول فضل کا ذریعہ ہے اس کی ادائیگی ہر مومن مرد، عورت حتیٰ کہ ہر نوزائیدہ بچہ پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً تین سیر گندم ہے جو نقدی کی صورت میں ۲/۷۵ (دو روپے پچھتر پیسے) فی کس بنتی ہے۔ پوری شرح سے عدم استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے بھی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ فطرانہ کی رقم کا ½ حصہ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد فطرانہ بھجوانا ضروری ہے۔ مرکز میں وصول شدہ فطرانہ نظام سلسلہ کے تحت مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے باقی رقم مقامی طور پر مستحق غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہیں لائی جا سکتی بلکہ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد جو رقم بچے وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی میں بھجوا دی جائے۔ کوشش کی جائے کہ عید الفطر سے قبل یہ رقم غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔

(۲) فطرانہ کے علاوہ عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ کی ضرورت ہے عید فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے فرد کے لئے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ احباب کی آمدنیاں خدا کے فضل سے بہت بڑھ چکی ہیں اس لئے اس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسب استطاعت حصہ لینا چاہیئے۔ قواعد کی رو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کو ہم سب کے لئے اپنی رضا کے حصول اور بے انتہاء ترقیوں کا موجب بنائے۔ آمین

نوٹ:۔ ربوہ کے جملہ محلہ جات کے صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ حسب سابق فطرانہ کا ½ حصہ دفتر خزانہ میں جمع کروائیں باقی رقم حلقہ کے غرباء میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا اکیسواں (۲۱) سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا اکیسواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ اخاء / اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جملہ ناظمینِ اعلیٰ / اضلاع۔ زعماء اعلیٰ / زعماء سے گذارش ہے کہ وہ ابھی سے اجتماع کی تیاری شروع کر دیں اور کوشش فرماویں کہ زیادہ سے زیادہ انصار اس اجتماع میں شمولیت فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)